سرکاری رپورٹ   بارہواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 25 جنوری 1996ء بمطابق 4 رمضان المبارک 1416 ہجری

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱۔	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲۔	وقفہ سوالات	۲
۳۔	رخصت کی درخواستیں	۵
۴۔	تحریک التواء نمبر ۸ منجانب سردار سترام سنگھ	۵
۵۔	قرارداد نمبر ۷۴ منجانب نواب عبدالرحیم شاہوانی (قرارداد موخر کی گئی محرک نہیں تھے)	
۶۔	مشترکہ قرارداد نمبر ۸۱ منجانب مولانا عبدالباری (قرارداد نا منظور)	۱۷
۷۔	قرارداد نمبر ۸۲ منجانب سید شیر جان بلوچ (محرک موجود نہیں تھے)	۲۲
۸۔	قرارداد نمبر ۸۸ منجانب مولانا عبدالواسع (محرک موجود نہیں تھے)	۲۲

جلد بارہواں   شمارہ ششم

(الف)

1- جناب اسپیکر __________ عبدالوحید بلوچ

2- جناب ڈپٹی اسپیکر _______ ارجن داس بگٹی

1- سیکریٹری اسمبلی _________ اختر حسین خاں

2- جوائنٹ سیکریٹری (قانون) _____ عبدالفتاح کھوسہ

(ب)

صوبائی کابینہ کے ارکان

۱۔ نواب ذوالفقار علی مگسی	پی بی ۲۶ جھل مگسی	وزیر اعلیٰ
۲۔ جام محمد یوسف	پی بی ۳۴ لسبیلہ	سینئر وزیر
۳۔ شیخ جعفر خان مندوخیل	پی بی ۱۴ ژوب	وزیر خزانہ
۴۔ میر عبدالنبی جمالی	پی بی ۲۰ جعفر آباد I	پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
۵۔ ملک گل زمان کانسی	پی بی ۲ کوئٹہ II	وزیر ترقیات و منصوبہ بندی
۶۔ میر عبدالمجید بزنجو	پی بی ۳۲ آواران	وزیر لائیواسٹاک
۷۔ ملک محمد شاہ مردانزئی	پی بی ۱۳ ژوب قلعہ سیف اللہ	حج و اوقاف زکوۃ
۸۔ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ	پی بی ۳۷ تربت I	وزیر تعلیم
۹۔ مسٹر محمد ایوب بلیدی	پی بی ۳۸ تربت II	وزیر مال / ایکسائز
۱۰۔ مسٹر محمد اکرم بلوچ	پی بی ۳۹ تربت III	وزیر اطلاعات کھیل و ثقافت
۱۱۔ مسٹر کچکول علی بلوچ	پی بی ۳۶ پنجگور	وزیر ماہی گیری
۱۲۔ مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی	پی بی ۹ قلعہ عبداللہ II	وزیر آبپاشی و ترقیات
۱۳۔ ڈاکٹر کلیم اللہ	پی بی ۱ کوئٹہ I	ایس اینڈ جی اے ڈی و قانون
۱۴۔ مسٹر عبیداللہ بابت	پی بی ۱۱، لورالائی	وزیر جیل خانہ جات
۱۵۔ مسٹر عبدالقہار ودان	پی بی ۸، قلعہ عبداللہ I	وزیر جنگلات
۱۶۔ سردار ثناء اللہ زہری	پی بی ۳۰، خضدار I	وزیر بلدیات
۱۷۔ میر اسرار اللہ زہری	پی بی ۲۹ قلات	وزیر زراعت
۱۸۔ حاجی میر لشکری خان رئیسانی	پی بی ۲۴ بولان I	وزیر انڈسٹریز معدنیات
۱۹۔ نوابزادہ گزین خان مری	پی بی ۱۸ کوہلو	وزیر داخلہ
۲۰۔ نوابزادہ جنگیز خان مری	پی بی ۱۶ سبی	مواصلات و تعمیرات
۲۱۔ میر خان محمد خان جمالی	پی بی ۲۱ جعفر آباد II	وزیر خوراک
۲۲۔ سردار نواب خان ترین	پی بی ۱۷ سبی / زیارت	وزیر بیاڈواسا
۲۳۔ سردار محمد طاہر خان لونی	پی بی ۱۰ لورالائی I	وزیر صحت

۲۴۔ مسٹر طارق محمود کھیتران	پی بی ۱۲ بارکھان	وزیر خاندانی منصوبہ بندی
۲۵۔ مسٹر سعید احمد ہاشمی	پی بی ۳ کوئٹہ III	مشیر وزیر اعلیٰ
۲۶۔ ملک محمد سرور خان کاکڑ	پی بی ۷ پشین II	وزیر بے محکمہ
۲۷۔ عبدالوحید بلوچ	پی بی ۴ کوئٹہ IV	اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی
۲۸۔ ارجنداس بگٹی	ہندو اقلیت	ڈپٹی اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی

اراکین اسمبلی

۲۹۔ حاجی سخی دوست محمد	پی بی ۵ چاغی
۳۰۔ مولانا سید عبدالباری	پی بی ۶ پشین I
۳۱۔ مولانا عبدالواسع	پی بی ۱۵ قلعہ سیف اللہ
۳۲۔ نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی	پی بی ۱۹ ڈیرہ بگٹی
۳۳۔ میر ظہور حسین خان کھوسہ	پی بی ۲۲ جعفر آباد / نصیر آباد
۳۴۔ مسٹر محمد صادق عمرانی	پی بی ۲۳ نصیر آباد
۳۵۔ سردار میر چاکر خان ڈومکی	پی بی ۲۵ بولان II
۳۶۔ نواب عبدالرحیم شاہوانی	پی بی ۲۷ مستونگ
۳۷۔ مولانا محمد عطاء اللہ	پی بی ۲۸ قلات / مستونگ
۳۸۔ مسٹر محمد اختر مینگل	پی بی ۳۱ خضدار II
۳۹۔ سردار محمد حسین	پی بی ۳۳ خاران
۴۰۔ سردار محمد صالح خان بھوتانی	پی بی ۳۵ لسبیلہ II
۴۱۔ سید شیر جان	پی بی ۴۰ گوادر
۴۲۔ مسٹر شوکت ناز مسیح	عیسائی
۴۳۔ مسٹر ستر ام سنگھ	سکھ پارسی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 25 اکتوبر 1996ء بمطابق 4 رمضان المبارک 1416 ہجری

بروز جمعرات بوقت گیارہ بجکر پچیس منٹ (صبح)

زیر صدارت جناب ارجن داس بگٹی۔ ڈپٹی اسپیکر صوبائی اسمبلی کوئٹہ ہال میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اُولٰئِكَ اَصْحَابُ الْجَنَّةِ خَالِدِيْنَ فِيْهَا
جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

ترجمہ :۔ بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہی ہے۔ اور ہم اسی کے بندے ہیں۔ اور پھر وہ اس پر مستقیم رہے۔ تو انھیں کوئی خوف و خطر نہیں۔ اور نہ ان کو رنج و غم ہوگا ۔وہ سب جنتی ہیں۔ اپنے اعمال کے بدلہ میں۔ وہ جنت ہی میں ہمیشہ رہیں گے۔

وقفہ سوالات

جناب ڈپٹی اسپیکر : مولانا عبدالباری صاحب اپنا سوال نمبر 324 دریافت فرمائیں۔

مولانا عبدالباری : سوال نمبر324

کچکول علی بلوچ (وزیر) : جناب عالی یہ ہڑتال ہے۔ اس لئے آئندہ اجلاس کے لئے موخر کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال نمبر324 اگلے اجلاس کے لئے موخر کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : اس طرح سے سوال نمبر325 مولانا عبدالباری صاحب کا جواب موصول نہیں ہوا ہے اس کو بھی آئندہ اجلاس کے لئے موخر کیا جاتا ہے۔ سوال نمبر326 بھی موخر کیا جاتا ہے۔

مولانا عبدالباری : ہاں آئندہ کے لئے موخر کیا جائے آئندہ بھی اعتبار نہیں ہے کہ کسی صاحب کی حکومت رہے گی ہڑتالی حضرات واپس آئیں گے یا نہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال نمبر335 دریافت فرمائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال نمبر345 دریافت فرمائیں۔

مولانا عبدالباری : سوال نمبر345

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) : اس کا جواب دے دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : اس پر کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

345.X- **مولانا عبدالباری** : کیا وزیر ملازمتہا نظر و نسق عمومی ازراہ کرم

مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے سول سیکریٹریٹ کے ملازمین کے حقوق کی پاسداری کرنے والوں بالخصوص ایسوسی ایشن کے عہدیداروں کے خلاف مقدمات درج کرائے گئے ہیں؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان مقدمات کو واپس لینے کا ارادہ رکھتی ہے اور کیا ان کے جائز مطالبات تسلیم کر لئے ہیں اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے؟

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر ملازمتہا نظم و نسق عمومی) :

(الف) جی ہاں' یہ درست ہے کہ ایسوسی ایشن کے عہدیداروں کے خلاف سول عدالت میں حکومت نے مقدمات درج کئے ہیں۔

(ب) صوبائی کابینہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یہ مقدمات واپس نہیں لئے جائیں گے۔ لہٰذا حکومت کابینہ کے فیصلے کی پابندی کرتے ہوئے مقدمات واپس نہیں لے گی۔

یہاں اس بات کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ سول سرونٹس ایکٹ کی دفعہ 30 کے تحت سرکاری ملازمین ویلفیئر ایسوسی ایشن بنا سکتے ہیں مگر وہ اپنے مطالبات کو کسی دباؤ اور ہڑتال کر کے نہیں منوا سکتے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ حکومت اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے ہمیشہ سے سرکاری ملازمین کے جائز حقوق کی پاسداری کرتی رہی ہے۔ جس کی مثال اس سے لگائی جاسکتی ہے۔ کہ دیگر صوبوں کے مقابلے میں حکومت بلوچستان نے اپنے سرکاری ملازمین کو سب سے زیادہ الاؤنس دیئے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال نمبر351 کا جواب بھی چونکہ موصول نہیں ہوا اس لئے موخر کیا جاتا ہے۔

335.X- مولانا عبدالباری : کیا وزیر شہری منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سمنگلی روڈ میں پائپ لائن بچھانے کی ناقص کام کی وجہ سے روڈ نیچے بیٹھ گئی ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا اس ناقص کام کی انکوائری کرائی گئی یا نہیں، تفصیل دی جائے۔

وزیر شہری منصوبہ بندی و ترقیات :

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ سیوریج کے ناقص پائپوں کی وجہ سے سمنگلی روڈ چند جگہوں سے بیٹھ گئی ہے۔

(ب) سمنگلی روڈ پر استعمال ہونے والے تین فٹ قطر کے پائپ ہالینڈ سے برآمد کردہ پائپ فیکٹری جو بی ڈی اے کے اینٹوں کے بھٹے میں نصب کی گئی پر ہالینڈ کے کنسلٹنٹ "بی کے ایچ" کی نگرانی میں تیار کئے گئے تھے۔ جس کی دو تہائی لاگت ہالینڈ کی حکومت نے برداشت کی یہ پائپ جدید ترین یورپی ٹیکنالوجی سے تیار کئے گئے تھے اور ان پائپوں میں سریا (لوہا) استعمال نہیں کیا گیا تھا۔

جب 22 مارچ 1995 کو معلوم ہوا کہ ٹرانسپورٹ مین میں استعمال کئے جانے والے پائپوں میں مٹی کا بوجھ برداشت نہ کرسکنے کی وجہ سے دراڑیں پڑ رہی ہیں تو مزید پائپ بچھانے کا کام بند کردیا گیا اور چیئرمین وزیر اعلیٰ معائنہ ٹیم کی سربراہی میں ایک تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دی گئی۔

تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق ہالینڈ کے کنسلٹنٹ کی نگرانی میں تیار کئے گئے پائپ مقررہ معیار سے کم کے تھے جس کی ذمہ داری ہالینڈ کے کنسلٹنٹ "بی کے ایچ" متعلقہ ٹھیکیدار اور نیپاک پر ڈالی گئی۔ کمیٹی کی سفارشات کے مطابق ٹھیکیدار اور نیپاک سے بالترتیب 8 اور 14 لاکھ روپے وصول کرلئے گئے ہیں۔ جبکہ وفاقی حکومت کے توسط سے ہالینڈ کی حکومت کو ہرجانہ ادا کرنے کے لئے لکھا گیا ہے جبکہ واسا کے متعلقہ عملہ کے خلاف بھی "ای اینڈ ڈی" قوانین کے مطابق محکمانہ کارروائی کی جارہی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگر کوئی رخصت کی درخواست ہو تو سیکریٹری اسمبلی پڑھیں۔

(رخصت کی درخواستیں)

اختر حسین خاں (سیکریٹری اسمبلی) : حاجی سخی دوست جان صاحب نے آج کے اجلاس سے ناگزیر وجوہات کی بناء پر رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال یہ ہے کہ رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی جائے)

جناب سیکریٹری اسمبلی : سردار ثناء اللہ زہری وزیر بلدیات کوئٹہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں اس لئے انہوں نے آج اور 28 جنوری کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال یہ ہے کہ رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : نوابزادہ گزین مری نے طبعیت ناساز ہونے کے باعث آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال یہ ہے کہ رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک التواء نمبر 8 منجانب حاجی سخی دوست محمد اور جناب سترام سنگھ پیش کریں گے۔

جناب سترام سنگھ! میں درج ذیل فوری اہمیت حامل حالیہ وقوع پذیر واقع پر اسمبلی میں بحث کے لئے تحریک التواء کا نوٹس دیتا ہوں۔

مسئلہ یہ ہے۔ کہ گزشتہ روز پٹ فیڈر کینال کے RD-238 کے مقام پر بگٹی قبیلے

سے تعلق رکھنے والے دو بے گناہ، پرامن راہ گیروں کو مکران ملیشیاء کے سپاہیوں نے بلاجواز فائرنگ کرکے ہلاک کر دیا۔ جن کی سربراہی کپتان توقیر کر رہے تھے۔ جس سے علاقے کے لوگوں میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔ جس سے یہ عندیہ ملتا ہے۔ کہ اس کھلم کھلا دہشت گردی میں پیرا ملیٹری فورس خود ملوث ہے۔ اور علاقے میں ایسے ناجائز قتل روز کا معمول بن چکا ہے اخباری تراشہ منسلک ہے۔

لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم نوعیت کے عوامی مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : تحریک التواء پیش ہوئی۔ جی، سردار صاحب

سردار ستزام سنگھ : جناب اسپیکر میں نے کل بھی تحریک پیش کی تھی کل کی تحریک التواء پر وزیر اعلیٰ صاحب کی یقین دہانی پر چونکہ تحریک التوا پر زور نہیں دیا گیا۔ بہرحال ثور نامی گاؤں پر ایف سی نے ایک دفعہ نہیں دو مرتبہ اس گاؤں کا محاصرہ کیا۔ یہ واقعہ سو فیصد صحیح ہے انتظامیہ کی جانب سے چاہے ڈپٹی کمشنر ہو یا کمشنران کا یہ شیوہ رہا ہے کہ وہ ایسے معاملات میں ہمیشہ جھوٹ سے کام لیتے ہیں ان کا یہ کہنا کہ واقعہ ہوا ہی نہیں ہے اس میں یہ ان کا جھوٹ ہے ہم نے اپنی جانب سے نواب اکبر خان بگٹی صاحب سے نواب زادہ سلیم اکبر بگٹی صاحب سے رابطہ کیا ہے۔ ان کا یہ ارشاد تھا کہ ثور نامی گاؤں پر ایف سی کی یلغار کا واقعہ سو فیصد صحیح ہے۔ جناب اسپیکر آج جو واقعہ پٹ فیڈر آر ڈی 238 کے قریب پیش آیا ہے جس میں ایف سی کے اہل کاروں نے دو افراد پر بلاجواز فائرنگ کرکے انہیں شہید کیا۔ یہ اسی کے کل کے واقعات کی کڑی ہے ایف سی کے علاقہ میں عوام کے جان و مال کے تحفظ کی بجائے انہیں بلاجواز مارا جا رہا ہے آخر کیا وجہ ہے ایف سی شتر بے مہار کی طرح اپنی من مانی کر رہا ہے جناب اسپیکر اس پر بھی انتظامیہ کہے گی کہ کچھ نہیں ہوا ہے خبر غلط ہے جھوٹ بولنا ان کی عادت ہے میں ایک بار پھر قائد ایوان اور حکومت سے یہ کہوں گا کہ ایف سی کی اس من مانی کو

روکا جائے بے گناہ بگٹیوں کا قتل بند کیا جائے۔ جناب اسپیکر! کل سی ایم صاحب نے فرمایا تھا کہ ڈیرہ بگٹی میں قبائلی جھگڑا چل رہا ہے اس کی میں تحقیقات کراؤں گا جناب قبائلی جھگڑا تو ایسی جگہ لیکن پیرا ملٹری فورس بے گناہ شہریوں کو قتل کر رہی ہے کیا حکومت نے قانون نافذ کرنے والوں کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ بے گناہ شہریوں کو قتل کروانا کیا حکومت کے منشور میں ہے۔ جیسا کہ کل سی ایم صاحب نے فرمایا کہ اخباری خبریں غلط ہوتی ہیں۔ جناب اسپیکر اخباری خبریں غلط چھپتی کیوں ہیں۔ کیا حکومت پریس کو غلط خبریں چھاپنے پر منع نہیں کرتی ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر) : کیا جناب آپ نے لکھی ہوئی تقریر پڑھنے کی اجازت دی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : جعفر صاحب آپ تشریف رکھیں۔ میں نے اجازت دی ہے۔

سردار سترام سنگھ : جناب اسپیکر! میں تو کہتا ہوں کہ پریس کی خبریں صحیح ہوتی ہیں پریس آزاد ہے۔ جیسا کہ جناب اسپیکر آج بھی روزنامہ جنگ میں خبر چھپی ہے اخبار کا تراشہ منسلک ہے۔ اگر اجازت ہو تو میں اخبار پڑھ کر سناؤں جناب اسپیکر اخبار کی خبر یہ ہے کہ ڈیرہ مراد جمالی کے قریب پانچ افراد ہلاک اوچ گیس کے قریب پہلے سے گھات لگائے ہوئے افراد کی فائرنگ سے دو افراد ہلاک ایک زخمی جوابی فائرنگ سے ایک ایک زخمی ہوگیا۔ پٹ فیڈر آر ڈی 238 کے قریب قانون نافذ کرنے والوں کے اہل کاروں کی فائرنگ سے دو افراد ہلاک علاقے میں خوف ہراس پھیل گیا۔

جناب اسپیکر! اوچ گیس فیلڈ کے ساتھ دو قبائل میں تصادم تین افراد ہلاک اور دو زخمی ہوگئے۔ بتایا جاتا ہے کہ ایک قبیلے کے افراد اپنی زمینوں کی دیکھ بھال کے لئے جا رہے تھے۔ کہ راستے میں پہلے سے گھات لگائے ہوئے افراد ان پر فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں دو افراد صاحب خان اور جمال خان ہلاک ہوگئے۔

جبکہ رستم نامی شخص زخمی ہوگیا۔ جوابی فائرنگ سے ایک شخص بیل دار ہلاک اور پیر محمد زخمی ہوگیا۔ تاہم حملہ آور فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے دریں اثناء پٹ فیڈر آر ڈی 238 کے قریب اہل کاروں کی فائرنگ سے دو افراد ہلاک ہوگئے۔ بتایا جاتا ہے کہ سرکاری اہل کار لاشیں اپنے ہمراہ لے گئے واضح رہے کہ پٹ فیڈر کے علاقے میں قانون نافذ کرنے والوں کی بھاری نفری تعینات ہے۔ مذکورہ کارروائی سے علاقے میں خوف ہراس پھیل گیا۔ لوگ روز قبائلی جھگڑے میں مارے جاتے ہیں۔ حکومت کہتی ہے کہ قبائلی جھگڑے میں مارے گئے لیکن میں یہ پوچھتا ہوں کہ عام شہری جس کا کسی سے کوئی جھگڑا نہیں۔ وہ فورس کے ہاتھوں' قانون نافذ کرنے والوں کے ہاتھوں کیوں مارے جاتے ہیں۔ جن لوگوں نے ان کو معزز ایوانوں تک پہنچایا کیا حکومت ان کو تحفہ لاشوں کا دیتی ہے۔ یہ قتل و غارت کب تک ہوتی رہے گی۔ کہ میں نے کل بھی کہا ہے کہ اس جابر ظالم حکومت کو جانا چاہئے۔ جناب ایف سی ہمیشہ ایسے اقدام کرتی ہے۔

جس سے عوام میں شہریوں میں ہمیشہ خوف و ہراس رہتا ہے۔ بے گناہوں کا قتل ہمیشہ ان کا شیوہ بنا ہوا ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب کو چاہئے وہ ان کا سدباب کرے یہ واقعات پورے بلوچستان میں ہو رہے ہیں ان کی انکوائری کی جائے۔ کہ انہوں نے من مانی کرکے کیوں قتل کیا۔ جناب والا انصاف کا تقاضا ہے۔ کہ ایسے قاتلوں کے خلاف ایف آئی آر درج کی جائے ان کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے۔ تاکہ آئندہ کوئی غیر آئینی غیر قانونی غیر اخلاقی حرکت نہ کرسکیں۔ وہ عوام کے جان و مال کے محافظ ہیں وہ ایسے اقدام کیوں کرتے ہیں میں ایوان کے توسط سے حکومت بلوچستان سے استدعا کرتا ہوں ایسے بے قصور، بے گناہ مارے جانے والے افراد کے لواحقین کو معاوضہ دینے کے اقدام کرے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : جی ڈاکٹر اللہ صاحب۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) : جناب یہ تحریک التوا

کافی کنفیوز (Confuse) ہوگئی ہے جس کے لئے وہ پیش کی گئی اس کی بات نہیں کی جو صوبے میں واقعات ہوتے رہتے ہیں وہ سب کچھ اس میں ڈال دیئے گئے ہیں بہرحال میں اپنے آپ کو معاملہ آر ڈی 238 تک رکھتا ہوں۔ پٹ فیڈر کینال اور اس کا مسئلہ بدقسمتی سے اس کینال نے کئی سال پہلے مکمل ہونا تھا جس سے شاید پہلے دو تین ارب خرچ ہونے تھے اب معاملہ کہیں آگے چلا گیا ہے اس کینال پر بعض لوگ کام کرنے کے لئے نہیں چھوڑتے ہیں۔ ان کے زرعی تنازعہ جائیداد کا معاوضہ وغیرہ وغیرہ یہ تو معاملات کورٹ میں چلتے رہیں گے لیکن اس علاقے کی آبادی کے لئے پٹ فیڈر کینال بہت ضروری ہے اور چونکہ سالوں سے مسلسل یہ واقعات ہوتے رہتے ہیں یہ واحد واقعہ نہیں ہے کہ کل ہوا ہے یا پرسوں ہوا ہے کئی سالوں سے تسلسل سے یہ واقعات ہو رہے ہیں یہ فوری واقعہ نہیں بنتا ہے۔ ہمیں یہ افسوس ہے کہ ایسے واقعات نہ ہوں واقعی انسانوں کی جانوں کا ضیاع کریں گے اگر زیادتی ہوئی ہے اس کا مداوا کریں گے۔ لیکن یہ جو رپورٹ موصول ہوئی ہے کہ ایف سی گشت پر تھی جب فائرنگ ہوئی کہ اس فائرنگ پر دو جانیں ضائع ہوئی ہیں۔ یہ اس کی ابتدائی رپورٹ ہیں اس کے بعد کوئی بات سامنے آئی تو ضرور اس کا مداوا کریں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : اگر قائد ایوان اس کے بارے میں کچھ فرمانا چاہیں تو۔

نواب ذوالفقار علی مگسی (قائد ایوان) : جناب اسپیکر ضروری ہے مجھ سے آپ نے کچھ کہلوانا تھا اس بارے میں میرے وزیر صاحب نے تو آپ کو بتادیا جو اس نے بتانا تھا۔ ہمارے سردار صاحب نے الزام لگایا ہمارے اوپر کہ بڑی ظالم اور جابر حکومت ہے ان کے اس الزام سے مجھے افسوس ضرورت ہوتا ہے کیونکہ جب سے ہماری حکومت بنی ہے ہم نے کسی کے اوپر ظلم اور جبر نہیں کیا۔ البتہ ان کو دعوت دیتے ہیں کہ ان کی پارٹی حکومت بنالیں پھر پتہ چلے گا کہ ظالم اور جابر حکومت کس کی ہوتی ہے جہاں تک اس واقعے کا سوال ہے ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب نے آپ کو بتادیا یہ رپورٹ

میرے سامنے بھی پڑی ہے کہ 23 جنوری کو مکران اسکاؤٹس کے پرسنل آر ڈی 238 پر گشت کر رہے تھے چھ سات آدمیوں نے ان پر فائرنگ کی جوابی فائرنگ میں دو آدمی ہلاک ہوگئے ان سے دو کلاشنکوف بھی Recover ہوئی ہیں اور ڈیڈ باڈیز ان کے ریلیٹوز کو پہنچادی گئی ہیں۔ اور Investigation Further ایڈمنسٹریشن کر رہی ہے کہ زیادتی کس کی تھی جب وہ رپورٹ آجائے گی اگر آپ چاہیں گے تو آپ کو پیش کردیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : جی سردار صاحب۔

سردار سترام سنگھ : جناب اسپیکر صاحب روزانہ لوگ مارے جارہے ہیں کیا یہ ظلم نہیں ہے کیا یہ جبر نہیں ہے؟ اور ایک جو عوام کے محافظ ہیں اگر وہ عوام کو ماریں کیا یہ ظلم نہیں ہے یا جبر نہیں ہے؟

ڈاکٹر کلیم اللہ : (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) میرا خیال ہے کہ وہ اس پر زیادہ اصرار نہ کریں۔ جو انہوں نے Request کی تھی اس کو ہم Conduct کر رہے ہیں انکوائری کر رہے ہیں کہ واقعی اگر کوئی ظالم تھا تو اس کو ضرور سزا ملے گی۔

سردار سترام سنگھ : جناب اسپیکر یقین دہانی تو ہوتی رہتی ہے لیکن عمل نہیں ہوتا لہذا میں زور نہیں دوں گا اس تحریک پر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : حکومت کی یقین دہانی کے بعد محرک نے اپنی تحریک التواء پر زور نہیں دیا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : نواب عبدالرحیم شاہوانی صاحب قرارداد نمبر 74 پیش کریں کیونکہ محرک رخصت پر ہیں ان کی قرارداد موخر کی جاتی ہے۔

شیخ محمد جعفر خان مندوخیل : (وزیر خزانہ) محرک آتے نہیں ہیں اور قرارداد پیش کرتے ہیں اسمبلی کا کام کیا روزانہ اسی طرح ہے کہ موخر کیا جائے

موثر کیا جائے؟ ممبروں سے بھی کہا جائے کہ آجائیں اپنی قرارداد کو پرسیو (Persue) کرنے کے لئے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : محرک کی طبیعت ٹھیک نہیں اس لئے وہ نہیں آئے۔ میر ظہور حسین خان کھوسو صاحب اور مولانا عبدالباری صاحب مشترکہ قرارداد نمبر81 پیش کریں۔

مولانا عبدالباری : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ بلوچستان سول سیکریٹریٹ کے جائز مطالبات فوری طور پر منظور کرے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : قرارداد یہ ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ بلوچستان سول سیکریٹریٹ کے ملازمین کے جائز مطالبات فوری طور پر منظور کرے جی مولانا صاحب۔

مولانا عبدالباری : جناب جیسا کہ نہ صرف آپ کو بلکہ پورے ایوان کو اور قائد ایوان کو یہ معلوم ہے کہ کئی عرصے سے ہمارے گورنمنٹ سیکریٹریٹ کے جو ملازمین ہیں وہ ہڑتال پر ہیں اور وہ نہ صرف ہڑتال پر ہیں بلکہ احتجاج پر ہیں اس بارے میں پچھلے اجلاس میں ایک تحریک پیش ہوئی تھی اور اسی تحریک کے پس منظر میں ان کا جو ڈیمانڈ نوٹس تھا وہ بھی ہمارے جو محرک تھے ظہور کھوسو صاحب نے پڑھ لیا تھا اور بدقسمتی سے آج تک وہ ہڑتال ختم نہیں ہوئی ہے اور اسی تحریک کے حوالے سے بھی میں نے کہا کہ بڑے افسوس کی بات یہ ہے کہ یہ جو جیل میں بیٹھے ہوئے ہیں یہ سیکریٹریٹ ملازمین کو بھی میں گورنمنٹ سرونٹ سمجھتا ہوں اور بالالفاظ دیگر ان کو میں گورنمنٹ سمجھتا ہوں ہمارے گورنمنٹ کا ایک حصہ دوسرے حصے کے خلاف ہڑتال پر ہے بعد میں کچھ گفت و شنید ہوئی اور آخر تک معاملہ ناکام رہا۔ ان کے مطالبات کون سے جائز ہیں کون سے ناجائز ہیں وہ سب سمجھتے ہیں کچھ ایسے ہیں جن کا تعلق وفاق سے ہے کچھ ایسے ہیں جن کا

تعلق صوبہ سے ہے لیکن اس وقت سب سے بڑا تکلیف دہ امر جو ہے جناب اسپیکر وہ عوام کو ہے اس اجلاس میں بھی میں نے گزارش کی تھی کہ ہمارے سیکریٹریٹ میں جتنے بھی فائدے ہیں جتنے بھی فائدے ہیں جتنے بھی کاغذات ہیں۔

Working Paper میں وہ اپنی جگہ پر جس جگہ سے انہوں نے ہوم ورک شروع کر دیا تھا۔ وہ اپنی جگہ پر ابھی تک کھڑے بیٹھے ہیں۔ الف سے ب تک ب سے ت تک انہوں نے کوئی حرکت نہیں کی ہے۔ اس حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ سیکرٹریٹ کا جو کام ہے وہ ٹھپ پڑا ہوا ہے۔ اور اس ہڑتال کی جو تکلیف ہے وہ عوام کو ہے۔

جناب اسپیکر ابھی تک انہوں نے حل نہیں نکالا ہے۔ اگرچہ کل کیبنٹ کی میٹنگ ہوئی تھی اخبار کے حوالے سے شاید سیکریٹریٹ کے ملازمین اس سے متفق نہیں ہیں تو اس کا حل نکلنا چاہئے اور اس کا حل نکالنے کے لئے ایوان یعنی اسمبلی جس کو میں جمہوریت کا نشان سمجھتا ہوں اس قرارداد کے حوالے سے ان کے مسائل پر بحث کریں نرمی سے جذبات سے بالاتر ہو کر قربانی دے کر حکومت ملازمین کا مسئلہ حل کرے اس قرارداد کا تعلق مفاد عامہ سے ہے تو جناب اسپیکر اس قرارداد کو منظور کر کے اور گورنمنٹ اس بارے میں ملازمین سے مزید مذاکرات کرے یہ ضروری نہیں کہ ایک مذاکرات میں مسئلہ حل ہو جائے بار بار مجلسوں سے بار بار مذاکراتوں سے انشاء اللہ تعالیٰ کی فضل و کرم سے یہ مسائل ہو جائیں گے۔

عبدالحمید خان اچکزئی : (وزیر) جناب اسپیکر مولانا صاحب کی پند و نصیحت اور پبلک سے ہمدردی اور لوگوں کی تکالیف پر تقریر بڑی خوش آئند تھی۔ مگر مولانا صاحب نے اپنی قرارداد میں ایک بات کی ہے کہ ان کے جائز مطالبات ہم مولانا صاحب سے یہ گزارش کریں گے کہ آپ نے یہ مطالبات پڑھے ہیں تو آپ گورنمنٹ کی رہنمائی کریں اور یہ بتادیں کہ جائز کون سے اور ناجائز کون سے ہیں تاکہ ہم اس پر بحث

کر سکیں جائز اور ناجائز کا فرق پہچان سکیں اگر آپ نے پڑھا ہی نہیں اور پبلک کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے یہ تکالیف اور وہ تکالیف---

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر

جناب ڈپٹی اسپیکر : مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں بعد میں آپ کو بولنے کا موقع دوں گا۔

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر پوائنٹ آف آرڈر

جناب ڈپٹی اسپیکر : جی مولانا صاحب۔

مولانا عبدالباری : پچھلے اجلاس میں تحریک التواء کے توسط سے سیکریٹریٹ اسٹاف کو آرڈنیشن کے مطالبات اس فلور پر معزز ممبران کو سنا رہے تھے جو کہ ان کے اکیس مطالبات ہیں جہاں ہم ان کے درمیان جائز اور ناجائز کا فرق بتا رہے تھے۔ اس دن خان صاحب معلوم نہیں کہیں دورے پر گئے تھے کسی کاریز پر یا کسی شکار پر اصل میں ہم لوگوں نے اس دن یہ ساری تفصیل ایوان کو بتادی تو ہر ایک بات کو بار بار پیش کرنا ایوان کے لئے مناسب نہیں اور وہ سارے ڈیمانڈ اس معزز ایوان کے تمام ممبران کے پاس موجود ہیں۔ اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں میرے پاس اس ڈیمانڈ کی کاپی موجود ہے اسی بارے میں ان کے بارہ ڈیمانڈز ہیں۔ تو جناب اسپیکر ایک بات ہے اگر گورنمنٹ کی طرف سے یہ بات ہے کہ جائز اور ناجائز تو گورنمنٹ یہ گارنٹی دے کہ جو میں نے جائز قرار دے دیا اس کو گورنمنٹ منظور کرے اگر آپ ان کو میرے جائز قرار دینے کی صورت میں منظور کرسکتے ہیں تو میں ابھی بتا دوں گا۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان : (وزیر محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب اسپیکر اس پر ہم تفصیلاً" بحث کر چکے ہیں تحریک التواء کے دوران ان بارہ نکات پر میں تفصیلاً" جواب دے چکا ہوں۔ کہ ہم کس حد تک بلکہ میں کہتا ہوں کہ جائز سے بھی دو قدم آگے چلے گئے اور ان سے کہا لیکن ہمیں افسوس ہے کہ گریڈ 20 اور گریڈ 19 کے افسران تمام

جیل میں ہوں اور جیل بھرو تحریک سول سروس ایکٹ کے تحت ان کو یہ حق نہیں کہ وہ اس طرح ہڑتال تالہ بندی اور جلسہ جلوس وغیرہ کریں اس کے باوجود اس پر ہم نے آنکھیں چرالیں اور انہیں چھوڑ دیا کہ اپنے گھر کی بات ہے لہٰذا ہم نے کوشش کی کہ ان کے بارہ مطالبات میں بلکہ پہلے زیادہ تھے ایک مطالبہ سات فیصد کا تھا جس میں چھبیس کرڑو روپے درکار تھے وہ تو ہم نے دے دیا کہ یہ پیسے بعد میں مولانا عبدالباری کے سڑک کے مد میں فنڈ سے کاٹتے ہیں یا اس فنڈ سے جو آپ بے نظیر صاحبہ سے لائے اس میں کچھ ادھر ادھر کریں گے جدھر سے بھی دینے بہرحال ہم نے آنکھیں بند کر کے چھبیس کروڑ روپے دے دیئے اب باقی مطالبات کے بارے میں اس دن میں نے تفصیل بتادی کہ ایک مطالبہ جو سب سے اہم مطالبہ ہے وہ یہ ہے کہ اس صوبے کی سروس میں ان کی ریشو کتنی بنتی ہے ان کا تناسب ایگزیکٹو اور سیکریٹریٹ کے ملازمین کے درمیان کتنا ہے یہ کچھ پیچیدہ مسئلہ ہے۔ اس کے لئے ہم لوگوں نے بالکل ہائیکورٹ کا جج مقرر کیا ہے کہ دونوں فریق اس میں جا کر فیصلہ کریں ہم گورنمنٹ اس میں فریق نہیں بنتے ہم نیوٹرل رہتے ہیں خدا کرے کہ سب آپ کو دیں وہاں ہائی کورٹ کے جج کی نگرانی میں کمیٹی ہوگی وہاں آپ کا ایک ایک نمائندہ ہوگا۔ وہاں آپ تفصیلات بحث کر کے طے کرلیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں جہاں تک ان کے سیکریٹریٹ الاؤنس کمپنسیٹوی الاؤنس اور ٹیکس کٹوتی ایک لاکھ پر ہونی چاہئے ہم نے کہا چونکہ اس کا تعلق مرکزی حکومت سے ہے۔ بالکل اس مسئلے پر ان کی سفارش کریں گے تاکہ یہ مسئلہ حل ہو اور جہاں تک اس میں ایک نقطہ تھا سو ایکڑ زمین کا اس پر جلد آپ ہمارے لئے بلڈنگ بنادیں۔ ہم نے کہا انشاء اللہ سو ایکڑ زمین الاٹ کروی گئی ہے اس کے لئے چالیس لاکھ روپے الاٹ کئے گئے ہیں اور اس کی چار دیواری کے لئے ہم کوشش کریں گے چونکہ وہ ایک عوامی اور قبائلی مسئلہ ہے کچھ باریک مسئلہ ہے۔ تو گورنمنٹ کوشش کرے گی بڑی تقویٰ سے کہ اس مسئلے کو حل کرے۔ تاکہ ایسا نہ کہ وہاں پر مسئلہ کچھ اور آگے بڑھے

کیونکہ ان لوگوں نے دھمکی دی ہے کہ یہ زمین ہمارے آباؤ اجداد کی ہے۔ بلکہ بیچودہ زمین پر ہمارا حق بنتا ہے چونکہ یہ ایک لمبا مسئلہ ہے لیکن اس کے باوجود بھی گورنمنٹ کوشش کر رہی ہے بلکہ اس کے ٹینڈر بھی ہوچکے ہیں۔ ٹھیکیدار کو دیئے جاچکے ہیں اور ٹھیکیدار کو فورس بھی مہیا کی گئی ہے کہ وہ جاکر کام شروع کرے لیکن چونکہ ٹھیکیدار ڈر رہا ہے اس لئے کام شروع نہیں کیا گیا ہمیں امید ہے کہ سیزن ٹھیک ہوتے ہی اس پر ہم پھر کوشش کریں گے۔ باقی ان کا کوئی ایسا مطالبہ نہیں بلکہ اس دن باری صاحب آپ بیٹھے تھے جب ان کے گروپ کی وزیر اعلیٰ سے ملاقات ہوئی آپ کے ہوتے ہوئے ہم ان کے ساتھ کس حد تک چلے گئے جائز تو کیا جائز سے بھی ایک قدم آگے بھی چلے گئے اب ہمارے درمیان سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ یہ کیا یونین ہے یا ایسوسی ایشن ہے اس سے متعلق سارا مسئلہ اٹھ جاتا ہے کہ کیا ان کو حق ہے کہ وہ تالہ بندی ہڑتال کریں یا نہیں یہ مسئلہ کورٹ میں چل رہا ہے لہٰذا ان کا سب مسئلہ اسی ایک نکتے کے آس پاس ہے تو چونکہ یہ مسئلہ کورٹ میں چل رہا ہے اور ہم کہتے ہیں کہ آپ کی قرارداد اس لئے نہیں بنتی لیکن اس کے باوجود ہم آپ کے ساتھ وعدہ کرتے ہیں کہ ان کے جائز بلکہ اس سے بھی زیادہ کوشش کریں گے کہ جتنی ہم سے ہوسکے ہم کر رہے ہیں بلکہ ہمارے ان کے ساتھ ان مسئلوں پر گفت و شنید جاری ہے ہم ان سے کہتے ہیں وہ اپنے آپ کو خراب نہ کریں لوگوں کے اتنی مشکلات نہیں ہمیں یقین ہے کہ ہم ایک حل پر پہنچیں گے ہم لگے ہوئے ہیں ٹیکنیکلی لحاظ سے چونکہ یہ قرارداد کورٹ میں چل رہا ہے لہٰذا یہ قرارداد نہیں بنتی۔ مہربانی۔

مولانا عبدالواسع : جناب اس قرارداد کے حوالے سے ڈاکٹر صاحب نے جو کچھ فرمایا پچھلے سال جس طرح ایجنسی الاؤنس کا مسئلہ تھا تو اس وقت۔ مداخلت۔

عبدالقہار ودان : (وزیر) جناب اسپیکر قرارداد ابھی تک بحث کے لئے منظور تو نہیں ہوئی ہے مولانا صاحب کس طرح بول رہے ہیں۔ مداخلت۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : خان صاحب یہ تحریک نہیں بلکہ قرارداد ہے قرارداد پر ہر ممبر کو بولنے کا حق ہے۔ رول ہے 112 اسپیکر کے اجازت کے ماسوا کسی قرارداد کے متعلق کوئی تقریر دس منٹ سے زیادہ عرصہ نہیں کی جائے گی۔ مگر شرط یہ ہے قرارداد کا محرک اسے پیش کرتے وقت اور وزیر متعلقہ تیس منٹ تک تقریر کرنے کا مجاز ہوگا تو میں نے اس کو اجازت دی ہے وہ بولنے کا حق رکھتے ہیں۔

مولانا عبدالواسع : جناب اسپیکر پچھلے سال ہمارے صوبے میں مسئلہ ایجنسی الاؤنس کا تھا۔ تو اس حکومت نے ملازمین کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش تو کردی لیکن جب ملازمین اور عوام کے دباؤ میں آگیا تو انہوں نے یہ مسئلہ حل کردیا ہم اب بھی حکومت سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ اس چالاکی سے کام نہ لے جو ڈاکٹر صاحب کی چالاکی ہے کہ یہ مرکز کا مسئلہ ہے پچھلے سال بھی انہوں نے وہاں اپنے علاقوں میں جاکر جہاں ان کا جنوبی پشتونخواہ ہے ملازمین سے کہتے رہے کہ یہ مرکز کا مسئلہ ہے اور مرکز نہیں دیتا ہے اور ہمارے بس کی بات نہیں ہے ہم آپ لوگوں کو اپنا بچہ سمجھتے ہیں جب ان کے اوپر دباؤ آگیا تو انہوں نے یہ مسئلہ خود حل کردیا تو میں یہ کہتا ہوں کہ آپ اس طرح ناجائز طریقے سے ملازمین کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش نہ کریں یہ مسئلہ فوری طور پر حل کریں جائز اور ناجائز کا آپ لوگوں کو اچھی طرح معلوم ہے لیکن جو جائز حقوق پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کی تو یہ چالاکی نہ کریں اور یہ مسئلہ حل کریں اور قرارداد منظور کریں اور یہ ملازمین کا جو مسئلہ ہے آپ لوگوں نے جو کوشش کی کہ اس حد تک نہ پہنچے لیکن آپ اس دباؤ کی وجہ سے پھر حل کریں گے تو جناب اسپیکر یہ چالاکی ہے جو وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ مرکز کا مسئلہ ہے اور آج بھی اخبارات میں دیا ہے سب مسئلہ صوبے کا مسئلہ ہے تو اگر وہ حل کرنا چاہئیں تو حل بھی کرسکتے ہیں اگر قربانی دے سکتے ہیں اور ہم انشاء اللہ عوام کی طاقت سے یہ مسئلہ اس حکومت سے حل کروائیں گے۔

مولانا عبدالباری : (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر بات یہ ہے کہ ڈاکٹر

صاحب نے فرمایا کہ ایسوسی ایشن یا یونین کا جو مسئلہ ہے یہ کورٹ میں چل رہا ہے لہذا یہ قرارداد ٹیکنیکلی طور پر صحیح نہیں ہے جناب اسپیکر مطالبات میں یونین یا ایسوسی ایشن کا جو مسئلہ ہے وہ نہیں چھیڑا گیا ہے نہ ہمارے قرارداد میں یہ مسئلہ ہے کہ اس یونین کو منظور کرے اور سیکریٹریٹ کے لئے ایسوسی ایشن منظور کرے اس مقصد کے لئے قرارداد پیش نہیں کیا گیا ہے نہ قرارداد میں یونین یا ایسوسی ایشن کا ذکر ہے نہ ان کے مطالبات اور چارٹر آف ڈیمانڈ میں ان کا ذکر ہے اس کا صرف مقصد یہ ہے کہ گورنمنٹ کی نیت صاف نہیں ہے اور میں گورنمنٹ کو صاف بتانا چاہتا ہوں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان : (وزیر) پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر مولانا عبدالباری صاحب کو میں نے بتادیا کہ جواز تو کیا جواز سے ہم ایک قدم آگے نکلیں گے یہ قرارداد اس شکل میں منظور کرتے ہیں جو ان کی جائز چیزیں ہیں وہ سب آگے کریں گے اس میں مولانا صاحب کون سی بات ہے آپ نے جواز کا کہا میں نے جواز سے ایک قدم آگے کہا کہ بابا قرارداد جواز اور جواز سے ایک قدم آگے سب منظور کریں گے آپ اس میں اور کیا بحث و مباحثہ کر رہے ہیں وہ تو پہلے سے میں نے بتادیا۔

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر صاحب میں گورنمنٹ کو مشورہ دیتا ہوں کہ گورنمنٹ جو ہے وہ عقل اور دانش سے کام لے کیونکہ وہ خواہ مخواہ وہ دباؤ کے ذریعے بات چیت کرنے کی بجائے وہ افہام و تفہیم سے بات کرے اور اگر وہ بھی جذبات میں ہیں اور ان کا لہجہ بھی جذباتی ہے تو تکلیف عوام کو ہے عوام میں یہ سب لوگ شامل ہیں تو جناب اسپیکر گورنمنٹ کو ان چیزوں کا احساس نہیں ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ کل اگر ان پر دباؤ آجائے اور جس طرح مولانا صاحب نے کہا دباؤ کی وجہ سے ان کے مطالبات منظور ہوجائیں حقیقت ہے کہ جس دن میں مذاکرات کے دوران خود بیٹھا تھا اس دن میں نے خود محسوس کیا شاید ہمارے احساسات غلط ہوں کہ وہ اتنے جذبات میں تھے اتنے غصے میں تھے کہ شاید وہ ڈیمانڈ کی منظوری کے بغیر وہ ہڑتال جو وہ ختم نہیں

کرسکتے ہیں تو جناب اسپیکر اگر ہم ایسی قراردادیں پاس نہ کرتے اور اسی دن بھی ہماری تین تحریکیں نامنظور ہوئیں اور کہا گیا کہ یہ ٹیکنیکلی طور پر تحریک نہیں بنتی اور ان کے لئے کوئی ٹیکنیک نہیں ہے تو جناب اسپیکر ایسی ایسی حساس چیزوں پر اگر اسمبلی بحث نہ کرے اور ہمارے جتنے بھی سوالات گزر چکے ہیں ایک سوال کا جواب نہیں ملا ہے تو صرف ہم ٹی اے ڈی اے کے لئے بیٹھے ہیں ہم تو اتنے نہیں ہیں کہ صرف ٹی اے ڈی اے کے لئے بیٹھے ہیں آپ کے کاغذات پر فنانس کے پیسے خرچ ہوتے ہیں آپ کے----؟

جناب ڈپٹی اسپیکر : مولانا صاحب قرارداد سے متعلق بات کریں۔

مولانا عبدالباری : تو جناب اسپیکر گورنمنٹ کے لئے ایک سنہری موقع یہ ہے کہ ہر سیاسی پارٹی خوش اسلوبی سے ایک ایک یا دو دو بندوں کو وزارتوں سے فارغ کرے وزارتوں کی جتنی نان ڈیولپمنٹ کے اخراجات ہیں وہ ان کی ------

جناب ڈپٹی اسپیکر : مولانا صاحب قرارداد سے متعلق آپ تشریف رکھئے کافی بول چکے ہیں مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں جی جعفر صاحب۔

جعفر خان مندوخیل : (وزیر خزانہ) جناب اسپیکر مولانا واسع صاحب تو دس منٹ میں اتنی باتیں بول جاتے ہیں جتنے آدھے گھنٹے میں بولنی چاہئے اتنی اسپیڈ سے کہ حقیقت میں جو ہے وہ آپ کا ٹائپ رائیٹر یا ٹائمپ ہے وہ قابو کرے ہم قابو نہیں کرسکتے اس میں جہاں تک ملازمین کا سوال ہے صوبہ چلانے کا سوال ہے ایک ہوتی ہے سیاسی باتیں ہر وقت بحیثیت اپوزیشن ایکٹ کرنا حکومت کو بدنام کرنا حکومت کو موردِ الزام ٹھہرانا یہ صحیح اپوزیشن کا کام نہیں جہاں تک ان کی صحیح باتیں ہوتی ہیں ہم نے ہر قرارداد کی حمایت بھی کی ہے اور ہر قرارداد پر ہم نے ان کو سپورٹ بھی کیا ہے لیکن کچھ ایسے مسئلے ہیں جو صوبے کو چلانا بھی ہے صوبے کا مستقبل بھی ہے آج گریڈ 18 اور گریڈ 19 کے آفیسر ہڑتال پر ہیں اس کی پاکستان میں نظیر نہیں ملتی ہے۔ صرف ہی بلوچستان

ہڑتالوں کے لئے رہ گیا ہے کیا صرف ان غریبوں کا ہی کام ہم لوگوں نے روکنا ہے یہ ہمارا سیکریٹریٹ ہر تین مہینے بعد ہڑتال کرتا ہے اگر غیر جانبدارانہ طور پر دیکھا جائے تو جذباتی ہوتا ہے اس میں کوئی وجہ نہیں ہوتا ہے لیکن ہر تین مہینے بعد ہڑتال پر ہوتا ہے آج میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جو کچھ یہ کہتے ہیں وہ بھی کرلیں اس سے زیادہ دو مہینے بعد پھر ہڑتال ہوگی لہٰذا یہ مسئلہ کورٹ میں چل رہا ہے اس میں کسی بھی طور پر صوبائی حکومت یعنی نہ ہم کو نہ اپوزیشن کو کسی کو بھی نہ اخلاقی طور پر یہ کوئی جواز بنتا ہے کہ کورٹ کے کیسز میں کوئی مداخلت کرے کیونکہ کورٹ نے ہی ڈیسائیڈ کرنا ہے کہ گریڈ 18 یا گریڈ 19 یا گریڈ 20 کا کوئی آفیسر ہڑتال پر جاسکتا ہے یا نہیں جاسکتا ہے اس طرح آخر ہم لوگوں نے حکومت چلانا ہے اور دو چار منسٹروں کو فارغ کرنا مولانا صاحب اس سے کوئی کام نہیں بنتا ہے آپ کے وقت میں بھی سب منسٹر تھے اس کے اکتیس وزیر تھے آپ نے کس آدمی کی پیشکش کی کہ میں جاتا ہوں فارغ ہوتا ہوں یا مولانا عصمت اللہ جاتا ہے یا مولانا فلاں جاتا ہے کسی نے پیشکش نہیں کی ہر وزارت کے لئے ایک منسٹر ہوتا ہے منسٹر کے اوپر پچیس تیس ہزار روپے خرچ آتا ہے اس وقت دس ارب کے قریب یعنی اسی پرسنٹ 80% اخراجات تمام ملازمین پر جا رہے ہیں نان ڈویلپمنٹ پر جا رہے ہیں لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارے تعلیمی ادارے سال میں چھ مہینے بند رہتے ہیں ہر سال ایک شیوہ بنا دیا گیا ہے کہ ہڑتال خواہ مخواہ کرنی ہے ہڑتال جیسا ایک فلمی سین ہوتا ہے انہوں نے ہڑتال خواہ مخواہ کرنی ہے پتہ نہیں اپنی ایسوسی ایشنوں کو برقرار رکھنے کے لئے یا ہمارے جو سیاسی لوگ ہیں ان کے اکسانے پر کہ تم ہڑتال کرو حکومت مجبور ہو جائے گی یہ مان جائے گی اور جہاں تک مولانا صاحب کی قرارداد کی بات ہے اس پر میں یہ کہتا ہوں کہ حقیقتاً "بحیثیت اسپیکر اگر آپ کے سامنے یہ چیزیں رکھ دیں جیسا کہ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ ان لمیٹس کو کراس کر کے ان کے پاس گئے ہیں جن کا کسی جائز حد تک بھی وہ بن سکتا تھا ابھی انکم ٹیکس کی سہولت ہم کس طرح

دلا سکتے ہیں یہ مرکزی معاملہ ہے مولانا واسع صاحب نہ تو انکم ٹیکس دیتے ہیں نہ انکم ٹیکس کا پتہ ہے کہ صوبائی حکومت کاٹتی ہے یا مرکزی حکومت کاٹتی ہے اسی طرح دوسرے سیکریٹریٹ الاؤنس ہیں فیڈرل گورنمنٹ نے کاٹے ہیں اور وہاں جنہوں نے کاٹ دی ہے افسوس کی بات یہ ہے کہ وہاں پر ہڑتال نہیں ہے جو ان کے اتحادی صوبے ہیں وہاں آج تک دو سال میں ہڑتال نہیں ہوئی ہے اس ایک مطالبے کے لئے ہمارے سیکریٹریٹ میں پچھلے دو سال میں تقریباً" آٹھ مہینے بند رہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ بعض معاملات اس میں بھی سیاسی ہیں بعض معاملات واقعی ملازمین کی تکالیف کے ہوتے ہیں اس کے لئے ہم نے جائز طور پر ان کے ساتھ بات بھی کی ہے آگئے بھی مانیں جو جج کی تقرری ہے جہاں ملازمتوں کے شیئر کا مسئلہ ہے اس میں ڈی ایم جی گروپ آتا ہے پی سی ایس گروپ آتا ہے ایک سیکریٹریٹ گروپ آتا ہے اگر ایک گروپ کو سب کچھ دے دیں تو دوسرا گروپ ہڑتال پر چلا جائے گا جو آج کام کر رہے ہیں جنہوں نے کبھی ہڑتال نہیں کی ان کو ہم مجبور کر دیں گے یہ بات ہمارے اختیار میں نہیں ہے اس میں ایک سینگل مین کمیشن مقرر کیا ہے پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین کے ذریعے وہ مین کمیشن تھا اس نے فیصلہ دیا اس کو انہوں نے نہیں مانا اس سے پہلے ایک کمیشن مقرر کیا گیا تھا اس نے فیصلہ دیا اس نے نہیں مانا ابھی انہیں ہم نے کہا ہے کہ ہائی کورٹ کا جج اگر کوئی کرے گا تو اس کو تو آپ لوگ مانیں گے یا نہیں مانیں گے ہم کو کوئی اعتراض نہیں ہے خدا کرے کہ سب اسی پرسنٹ کوٹہ ان کو دے ہمارے لئے کوئی فرق نہیں ملازمتیں وہی ہیں یا پوسٹنگ وہی ہیں صرف ان کے درمیان فیصلہ کرانا ہے یہ تو پہلے ہی عدالت کو ہم کیس بھیج چکے ہیں اس کو ہم لوگوں نے پیشکش کی ہے بلکہ دے دیا عدالت کو کیس میں نہیں سمجھتا کہ ابھی ہڑتال کی کونسی وجہ کونسا پوائنٹ رہ جاتے ہے جو سات پرسنٹ الاؤنس تھا وہ دے دیا جناب اسپیکر اس حالت میں چھبیس کروڑ روپے بجٹ سے نکالنا میں سمجھتا ہوں کہ فیڈرل گورنمنٹ جس نے دو سال کے اندر چھبیس کروڑ روپے کی گرانٹ نہیں دی

ہے اس صوبے کو ہم نے کسی روڈ کو بند کیا کسی ہسپتال کی چھت کا کام بند کیا کسی اسکول کی چھت کو بند کیا اس کے لئے نکال کر کے سوچا ہے ہم نے

کہ واقعی آج کل مہنگائی کے زمانے میں تنخواہ دار آدمی کے لئے تکلیف ہے وہ ہم لوگوں نے وہیں سے نکال کر دیئے لیکن پھر بھی اگر میں نہیں سمجھتا ہوں اس کے پیچھے پولٹیکل وجوہات ہیں یا پھر ان میں آپس میں سیکریٹریٹ گروپ میں لیڈر شپ کا تنازعہ ہے یا کیا ہے جو کہ بعض چیزوں پر ناجائز زور دے رہے ہیں میں سمجھتا ہوں جس حد تک ہم گئے ہیں اس پر مولانا صاحب کو مطمئن ہونا چاہئے بلکہ ملازمین جو ہم سے ملتے ہیں ان کی اکثریت یہی کہتی ہے کہ بھئی آپ تو بہت آگے گئے ہیں اس سے زیادہ گورنمنٹ کے لئے جانا میں نہیں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم چلے جائیں یہ جو ایک سو نوئے کروڑ روپے جو ہم لوگوں نے ڈویلپمنٹ کے لئے بجٹ کی ہے ادھر ادھر مار کر اس سے بھی آپ کو بتا دیا کہ 190 کروڑ میں سے 26 کروڑ چلے گئے وہ 164ء کروڑ رہ گئے بقایا آپ لوگ دینا چاہتے ہیں ہم کو کوئی اعتراض نہیں جدھر بھی جو ڈویلپمنٹ ہو رہے ہیں اس کو ادھر بند کردو صرف دس گیارہ ارب روپے ہم خرچ کر رہے ہیں 126 کروڑ روپے خرچ کرنے کے لئے میں بھی اس کے حق میں ہوں کہ یہ 126 کروڑ روپے بھی ان کو دیئے جائیں تاکہ کچھ خرچ کے لئے رہ نہیں جائے سب گھر بیٹھ جائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا قرارداد کو منظور کیا جائے۔

(قرارداد نامنظور کی گئی)

مولانا عبدالباری (پوائنٹ آف آرڈر) : یہ مسئلہ جو ہے پورے صوبے کا ہے جب تک میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسی قرارداد کو جب انہوں نے نامنظور کر دیا حکومت مسئلے کے حل کے بارے میں سنجیدہ نہیں ہے لہٰذا میں متحدہ اپوزیشن کے حوالے سے اعلان کرتا ہوں کہ جب تک ملازمین ہڑتال پر ہیں ہم بھی احتجاج کریں گے ہم اسمبلی میں آئندہ نہیں آئیں گے۔

(مولانا عبدالباری اور مولانا عبدالواسع اسمبلی سے واک آؤٹ کر گئے۔ (شور)

جناب ڈپٹی اسپیکر : قرارداد نامنظور ہوئی۔

سید شیر جان بلوچ صاحب قرارداد نمبر82 پیش کریں۔ سید شیر جان صاحب چونکہ رخصت پر ہیں ان کی قرارداد نمبر82 کو موخر کیا جاتا ہے۔ مولانا عبدالواسع صاحب قرارداد نمبر88 پیش کریں چونکہ محرک واک آؤٹ کر چکے ہیں لہٰذا اس قرارداد کو بھی موخر کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ 28 جنوری 1996ء بوقت گیارہ بجے صبح تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس بارہ بجکر اٹھارہ منٹ دوپہر مورخہ 28 جنوری 1996ء گیارہ بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہوگیا)